بسم اللہ الرحمن الرحیم

مہینے کے درمیان اسکول کی چھٹیاں ہوجائیں تو ٹیوشن والے پورے مہینے کی فیس لے سکتے ہیں؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ پیپرز کے بعد مہینے کے درمیان میں ہی اسکول کی چھٹیاں ہوجاتی ہیں اور اس وجہ سے ٹیوشن کی چھٹی بھی ہوجاتی ہے، ایسی صورت میں ٹیوشن میں مکمل مہینے کی فیس لے سکتے ہیں؟ یا جتنے دن پڑھائی ہوئی ہے، صرف انہیں دنوں کی فیس لی جائے گی؟

جواب

اجارہ وغیرہ معاملات کا دارومدار عرف پر ہوتا ہے، حتی کہ جواُمور عقد میں صراحۃً طے نہ ہوں ان کا تعین بھی عرف کے اعتبار سے کیا جاتا ہے۔ پوچھی گئی صورت میں بھی اکثر وبیشتر یہی عرف دیکھا اور سنا ہے کہ اگرچہ درمیان ماہ پیپرز کے بعد بقیہ ایام کی چھٹیاں ہوجائیں لیکن پھر بھی فیس پورے ماہ کی ہی لی جاتی ہے، اس اعتبار سے پیپرز کے بعد بقیہ ایام کی فیس لینا جائز ہوگا اِلّا یہ کہ وقتِ عقد ہی کہہ دیا جائے کہ مہینے کے درمیان ہونے والی چھٹیوں کی فیس نہیں دی جائے گی، اور اگر کہیں اس کا عرف نہیں تو ایسی صورت میں چھٹی والے ایام کی فیس اسی وقت لی جاسکتی ہے، جبکہ معاہدہ کے وقت لینے کی صراحت کردی گئی ہو، ورنہ نہیں۔

عقد اجارہ وغیرہ معاملات کا دارومدار عرف پر ہے۔ مبسوط میں علامہ شمس الائمہ سرخسی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: ”المعتبر في الإجارة عرف الناس“ترجمہ اجارے میں لوگوں کے عرف وتعامل کا اعتبار کیا جاتا ہے۔ (المبسوط للسرخسی، الجزء16، صفحہ38، طبع: بیروت)

فتاوی رضویہ شریف میں سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: ”بالجملہ اجارات وغیرہا معاملات میں مدار تعارف پر ہے۔“ (فتاوی رضویہ، جلد19، صفحہ450، طبع: رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

لیکن عرف کا اعتبار اس وقت ہے جبکہ اس کے خلاف تصریح نہ ہو، شرح سیر کبیر میں ہے: ”والعادة تجعل حكما إذا لم يوجد التصريح بخلافه، فأما عند وجود التصريح بخلافه يسقط اعتباره“ترجمہ: اور جب عُرف وعادت کے خلاف صراحت موجود نہ ہو، تو اسے حَکَم وفیصل قرار دیا جائے گا، بہرحال جب عرف کے خلاف صراحت پائی جائے، تو عرف کا اعتبار نہیں ہوگا۔ (شرح السیر الکبیر، جلد1، صفحہ208، طبع: بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے: ”المعروف کالمشروط“ قاعدہ کلیہ ہے، مگر جب صراحۃً معروف کی نفی کردے، تو مشروط نہیں رہے گا "لان الصریح یفوق الدلالۃ کما فی الخانیۃ وغیرھا" اس لیے کہ صریح کا درجہ دلالت سے اوپر ہے جیسا کہ خانیہ وغیرہ میں ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد9، صفحہ646، طبع: رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

عقد اجارہ میں جن معاملات کی صراحت نہ ہو تو ان امور میں عرف کو دیکھا جائے گا، چنانچہ بنایہ شرح الہدایہ میں ہے: "أن الأصل في الإجارة إذا وقعت على عمل فما كان من توابع ذلك العمل ولم يشترط في الإجارة على الأجير فالمرجع فيه العرف" ترجمہ: اور اصول ہے کہ جب اجارہ کسی عمل پر ہو، تو اس عمل سے متعلق جو بھی لوازمات ہوں، اور اجارہ کرتے وقت اجیر پر ان کی شرط بھی نہ لگائی گئی ہو تو اس بارے میں تمام معاملات کا مدار عرف پر ہوگا۔ (البنایہ شرح الہدایہ، جلد 10، صفحہ 294، طبع: بیروت)

محیط برہانی میں علامہ ابن مازہ حنفی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: "قال الفقيه أبو الليث رحمه الله: ومن يأخذ الأجرة من طلبة العلم في يوم لا درس فيه أرجو أن يكون جائزاً" ترجمہ: فقیہ ابو اللیث علیہ الرحمۃ نے فرمایا: جو چھٹی والے دن کی فیس بچوں سے لیتا ہے، میں امید کرتا ہوں کہ یہ جائز ہوگا۔ (المحیط البرھانی، جلد 6، صفحہ 190، طبع: بیروت)

اسی طرح کے سوال کے متعلق فتاوی بحر العلوم میں ہے: "اجارات وغیرہ معاملات میں ان شرائط کے موافق حکم شرعی ہوگا جو متعاقدین میں باہم طے ہوں، اور طے نہ ہونے کی صورت میں اس کے موافق جو اس علاقہ اور اس زمانہ کا عرف ہو۔ فقہ کا یہ عام قاعدہ کلیہ ہے "المعروف کالمشروط" فتاوی رضویہ ششم، ص 144 میں ہے: "اجارات وغیرہ معاملات میں عمل تعارف پر ہے" **تو طالب علم اور پرنسپل میں داخلہ کے وقت ہی طے ہو گیا ہو کہ مہینہ کے پورے دنوں کی فیس لی جائے گی۔ یا ادھر کا یہی عرف ہو تو پرنسپل کا تعطیل کے دنوں کی فیس وصول کرنا، جائز اور نہ معاملہ ہوا ہو، نہ ایسا عرف ہو، تو ناجائز۔** (فتاوی بحر العلوم، جلد 4، صفحہ 533، طبع: ضیاء اکیڈمی، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: HAB-0700

تاریخ اجراء: 06 رجب المرجب 1447ھ/27 دسمبر 2025ء